گھر میں موجود بیری کا درخت کاٹنا

مجیب: مولانا فرحان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1290

تاریخ اجراء: 21رجب المرجب1445ھ /02فروری2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کسی شخص کے گھر میں بیری کا درخت لگا ہو، تو ضرورت کے وقت اس کو کاٹ سکتے ہیں یا نہیں؟ میں نے ایک حدیث سنی تھی کہ جو بیری کا درخت کاٹے گا، اللہ اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈالے گا۔ اس حوالے سے رہنمائی فرمادیجئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اپنے گھر وغیرہ میں موجود ذاتی ملکیت کا بیری کا درخت ضرورتاً کاٹنے میں شرعاً کوئی مضائقہ نہیں۔ آپ نے جس حدیث پاک کا ذکر کیا ہے اس مضمون کی حدیث موجود ہے البتہ اس حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے شارحینِ حدیث نے یہ بیان فرمایا ہے کہ یہ وعید خاص مکہ مکرمہ کے بیری کے درخت سے متعلق ہے، اس لیے کہ حرم کے درخت وغیرہ کاٹنا ممنوع ہے یا پھر اس وعید کا تعلق مدینہ منورہ میں موجود بیری کے درختوں کے متعلق ہے کہ وہاں بیریاں کمیاب ہیں یا پھر وعید کا تعلق اس بیری کے درخت سے ہے جس سے مسافرین وچوپائے سایہ حاصل کرتے ہیں اور ظلماً کوئی شخص اس درخت کو کاٹ دے۔

مشکوۃ المصابیح میں حضرت عبد اللہ بن حبیش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:”من قطع سدرۃ صوب اللہ راسہ فی النار۔ رواہ ابو داؤد وقال: ھذا الحدیث مختصر یعنی: من قطع سدرۃ فی فلاۃ یستظل بھا ابن السبیل والبھائم غشما وظلما بغیر حق یکون لہا فیھا صوب اللہ راسہ فی النار“یعنی جو شخص بیری کاٹے اللہ اسے اوندھے منہ آگ میں ڈالے۔ اس کو امام ابو داؤد نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث مختصر ہے یعنی (مکمل حدیث اس طرح ہے) جو جنگل کی بیری کاٹے جس سے مسافر اور جانور سایہ لیتے ہوں اس کو ناحق محض ظلم وستم سے کاٹے اللہ پاک اسے اوندھے منہ آگ میں ڈالے۔ (مشکوۃ المصابیح مع مرقاۃ المفاتیح، حدیث2970، جلد6، صفحہ150، مطبوعہ: بیروت)

اس حدیث کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اس سے مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ کی بیری مراد ہے، حرمِ مکہ میں تو ہر خودرو درخت کاٹنا ممنوع ہے، مدینہ منورہ میں بیریاں کمیاب ہیں، نیز اس کا سایہ ٹھنڈا و مفید ہوتا ہے اس لئے خصوصیت سے بیری کا ذکر فرمایا۔۔۔ جنگل کی بیری رفاہِ عام کی چیز ہے جس سے انسان و حیوان فائدے اٹھاتے ہیں، اسے ظلماً کاٹ دینا سب پر ظلم ہے، اس لئے وہ کاٹنے والا دوزخ کا مستحق ہے، سر سے مراد سارا جسم ہے، اس سے اشارۃً معلوم ہوا کہ بلاضرورت مفید درخت کاٹنا ممنوع ہے اور درخت لگانا ثواب کہ جب تک لوگ اس سے فائدہ حاصل کرتے رہیں گے اسے ثواب پہنچتا رہے گا، یہ بھی صدقۂ جاریہ ہے۔“ (مراۃ المناجیح، جلد 4، صفحہ 327-328، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net